سوال

(367) دوکاندار اپنی رقم سے زکوۃ نکالے یا سارے مالِ تجارت سے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دوکاندار سال کے بعد صرف اپنی رقم سے زکوۃ نکالے یا سارے مالِ تجارت کی؟ وضاحت فرمائیں۔ (محمد ابراہیم نجیب۔ فیصل آباد) (۲۹۔اگست ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سال بعد مال کی تجارت سے زکوۃ دی جائے۔ چنانچہ سنن ابوداؤد میں حدیث ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم ہر اس مال سے زکوۃ نکالیں۔ جسے ہم فروختنی مال شمار کرتے تھے۔ (سنن أبی داوٗد، باب العُرُوضِ إذا کَانَتْ لِلتِّجَارَةِ، ہَلْ فِیہَا مِنْ زَکَاةٍ، رقم: ۱۵۶۲، اسنادہ حسن)

اور قرآن مجید میں ہے:

یٰٓأَیُّہَا الَّذِینَ ءَامَنُوٓا أَنفِقُوا مِن طَیِّبَٰتِ مَا کَسَبْتُمْ ... سورة البقرة ۲٦۷

''مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں۔ ان میں سے (فی سبیل ا) خرچ کرو۔''

اس میں دستکاری، بیع شراء وغیرہ داخل ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 312